زیادہ سے زیادہ کفائت شعاری اختیار کی جائے

موجودہ زمانہ میں معاشرتی اور تمدنی حالات نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور ایسی ضروریات پیدا ہو چکی ہیں۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جو غیر معمولی طور پر مالدار ہیں۔ اور جن کی آمدنیوں کے ذرائع بہت وسیع ہیں۔ عام طور سب لوگ مالی تنگی محسوس کر رہے ہیں۔ اور قرض کی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ ایسے حالات انسان کے لئے نہ صرف پریشان کن ہوتے ہیں۔ بلکہ بہت سی نیکیوں سے محروم کر دینے والے اور بہت سے مصائب میں پھنسانے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص کو خدا داد حسن رکس کے ماتحت ایسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ وہ پریشان کن حالات سے بچ کر خدا تعالٰے کی راہ میں بھی حسب مقدور خرچ کر سکے ؎

اس کے لئے ایک طریق تو یہ ہے کہ آمدنی کو بڑھایا جائے۔ لیکن یہ بات بہت حد تک انسان کے اختیار میں نہیں ہوتی اس لئے صرف ایک ہی پہلو قابل عمل رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اخراجات پر قابو پا کر جس حد تک ان کو کم کیا جا سکے کر دیا جائے۔ اور درحقیقت یہی وہ چیز ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی بیان فرمودہ تحریک جدید کا اہم حصہ ہے۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ:۔

"جب ہمارے لئے تنگی کا زمانہ ہے تو ہمارے دوستوں کو بھی کفایت شعاری سے کام لینا چاہئے . . . . . حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مستعمل لفافوں سے ہی بہت سا کام لے لیا کرتے تھے۔ اور انہی پر بہت سے رقعہ جات وغیرہ لکھ دیا کرتے تھے" (خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۳۷ء)

اخراجات میں کفایت کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ جب کوئی ضرورت پیش آئے تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کو پورا کئے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہو۔ تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اور کم سے کم خرچ میں گزارہ کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ شخص خوش قسمت ہے۔ جسے اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔ اور وہ اخراجات میں کفایت سے کام لینے کا عادی ہو۔ اسی طرح احادیث میں کثرت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی کے واقعات ملتے ہیں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:۔

"انسان کو اگر اللہ تعالٰے پر کامل ایمان ہو۔ تو اس کی ساری حاجتوں کے لئے کامیابی اور سارے دکھوں سے نجات کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں میں خود تجربۃً کہتا ہوں۔ اور اس امر کی عملی شہادت دیتا ہوں۔ کہ جب اللہ ہی کو محتاج الیہ بنایا جاتا ہے۔ تو بہت سے ناجائز ذرائع اور اعمال مثلاً کھانے پینے مکان۔ مہمان نوازی۔ بیوی بچوں کی تمام ضروری حاجات سے انسان بچ جاتا ہے۔" (خطبات نور ۲۴۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام نے بھی سادہ زندگی اختیار کرنے کی اپنی تحریرات میں بکثرت تاکید فرمائی ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کا تو مقصد ہی یہ ہے۔ کہ جماعت کے افراد حتی الممکن کفایت شعاری سے کام لیں۔ اور اسراف سے اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو کلیۃً بچائیں۔ آج کل چونکہ سخت گرانی ہے جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے خطرات درپیش ہیں۔ اس لئے دور اندیشی اور عقلمندی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت پہلے سے زیادہ اپنے اندر جفاکشی اور محنت و مشقت کی عادت ڈالے اور کفائت سے کام لے۔ تاکہ نازک حالات کا ہمت اور جرأت سے مقابلہ کر سکے۔ پس موجودہ خوفناک ایام جہاں روحانی طور پر اللہ تعالٰے کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنے والے ہیں۔ وہاں جسمانی طور پر ہمیں یہ بتاتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو جفاکش۔ اور مشقت پسند بنایا جائے۔

عراق کی شورش کے دور رس نتائج

عراق میں حکومت برطانیہ کے خلاف شورش روز بروز زیادہ پیچیدہ صورت اختیار کر رہی ہے۔ چونکہ اس کی تہ میں نازیوں کی سازباز کام کر رہی ہے۔ اس لئے حالات کا درست ہونا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اور اس کے نتائج اسلامی ممالک کے لئے نقصان رسان ہوں گے۔ شام میں طلباء نے رشید علی کے حق میں مظاہرے کئے ہیں۔ اور جرمنوں نے فرانس کی وشی گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کیا ہے۔ کہ شام کے سارے بحری مرکز جرمنی کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اس طرح جرمن فوجیں شام میں داخل ہو سکیں گی۔ اور پھر عراق میں پہونچکر ایک طرف ٹرکی کے لئے۔ اور دوسری طرف ایران کے لئے خطرات اپنے ساتھ لائیں گی۔ ان حالات میں جنگ کا خطرہ ہندوستان کے بالکل قریب پہنچ جائیگا۔ خدا تعالٰے قادر و توانا ہی ہے۔ جو مصائب و آلام کے ان سیاہ بادلوں کو اپنی رحمت کی ہواؤں سے اڑا دے ؎

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کراچی سے کنجیجی تشریف لے آئے

کنجیجی ۷ رمئی - جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے پرائیویٹ سیکرٹری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہلبیت کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں -

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ہجرت ۱۳۲۰ ہش - حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے - الحمدللہ

نہائت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب افغان مہاجر قادیان کی لڑکی کلثوم بیگم جو نصرت گرلز ہائی سکول کی دسویں جماعت میں تعلیم پاتی تھی - نہانے کے تالاب میں ڈوب کر فوت ہوگئی - انا للہ وانا الیہ راجعون - آج بعد نماز ظہر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا - مرحومہ نہائت اچھے عادات اور اطوار رکھتی تھی - تعلیم میں ہوشیار تھی - ہمیں اس حادثہ میں مولوی غلام رسول صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے - خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے -

یہ خبر نہائت رنج کے ساتھ سنی جائے گی - کہ مولوی امام الدین سیکھوانی والد مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہائت مخلص اور اولین صحابہ میں سے تھے چند روز بیمار رہنے کے بعد آج ۸ بجے بعمر قریباً ۸۰ سال انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون - بعد نماز عشاء حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ایک بہت بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا - احباب بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں ؛

مولوی عبدالغفور صاحب لائلپور سے واپس آ گئے ہیں -

بنگال میں تبلیغ احمدیت

خاکسار اسٹیشن سوہاگی پر مڈل سکول میں غیر احمدیوں کے جلسہ میلاد النبی میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کر کے روانہ ہوا - راستہ میں بکاد گنڈی گوری پور جنکشن - میمن سنگھ شہر - گوپال پور - مکتا گاچا - بہادر آباد گھاٹ - بھرت کھالی - بونار پاڑا جنکشن - گائی بندہ شہر - رنگ پور شہر - بسنت پور - چندن پاٹ - شام پور اسٹیشن - دنیاجپور شہر - پاربتی پور جنکشن - ڈومر گاؤں - ڈومر ہائی سکول پھل باڑی - میں دو دو چار چار دن ٹھہر کر انفرادی گفتگو اور جلسوں میں تقاریر کر کے تبلیغ احمدیت کی - کل ۹ تقاریر کر کے اور ۲۰۹ کتب و ٹریکٹ مفت تقسیم کر کے پیغام احمدیت پہنچایا - سب سے زیادہ پُر اثر تقریر بنگلہ زبان میں دنیاجپور کی وکیل لائبریری میں ہوئی - جہاں قریباً ۱۵۰ آدمی تعلیم یافتہ موجود تھے - "پیغام صلح" کتاب کی ایک جلد بھی لائبریری میں دی ؛

پریذیڈنٹ صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا - احمدیہ جماعت قادیان ایک مفید اور ٹھوس کام دنیا میں کر رہی ہے جس سے صلح اور امن دنیا میں قائم ہوگا - اور اس پر ہم مبارکباد دیتے ہیں - ریل - موٹر - پیدل کل ۸۱۴ میل سفر کر کے بوگرا جماعت میں پہونچا ؛ خاکسار قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ از بنگال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقوےٰ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ؛ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

"اصل تقوےٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے - اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے - کوئی ہوگا جو قد افلح من زکّٰھا کا مصداق ہوگا - پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے - انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں - لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ان کو ملے - چور چوری کرتا ہے - کہ مال ملے - لیکن اگر وہ صبر کرے - تو خدا اسے اور راہ سے مالدار کر دے - اسی طرح زانی زنا کرتا ہے - اگر صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے - جس میں اس کی رضا حاصل ہو - حدیث میں ہے - کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا - مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا - اور زانی زنا نہیں کرتا - مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا - جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی - تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے - اصل جڑھ اور مقصود تقوےٰ ہے - جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے - بغیر اس کے ممکن نہیں ہے - کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے -"

(البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے زمیندار احباب ایسے ہیں - جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہائت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں - ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہی ہیں - اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدے مئی جون اور جولائی میں ادا کرنے کئے ہوئے ہیں مجلس مشاورت کے موقعہ پر زمیندار احباب کی اطلاعوں سے معلوم ہوا تھا - کہ ۳۱ رمئی تک ہر جگہ فصل نکل آئے گی - اور اس وقت تک احباب اپنا چندہ ادا کر سکیں گے -

پس اضلاع گورداسپور - سیالکوٹ - شیخوپورہ - گوجرانوالہ - لائل پور - سرگودہا - گجرات ملتان - ریاست بہاولپور - منٹگمری - ہوشیارپور - لدھیانہ - ریاست پٹیالہ - نابھہ - ریاست جموں وکشمیر اور سندھ کے زمیندار احباب کو ان دو اڑھائی ہفتے کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے - کئی زمیندار جماعتیں ہیں - جن کی طرف سے ابھی تک باوجود قریباً پانچ ماہ گزر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی - اس لئے کہ فصل کا انتظار ہے - پس چونکہ فصل تیار ہو چکی ہے - اس لئے افراد اور عہدہ دار ابھی سے اس کوشش میں لگ جائیں - کہ ۳۱ رمئی تک اپنا وعدہ مرکز میں سو فی صدی بھیجدیں

اسی طرح شہری جماعتوں کو چاہیئے - کہ چونکہ ۳۱ رمئی کو چھ ماہ پورے ہوتے ہیں - اس لئے اس وقت تک ان کی جماعت کا چندہ پچاس فی صدی سے زیادہ ساٹھ ستر فی صدی تک ادا ہو جانا چاہیئے -

فائنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اعتراضات کے جواب

کامل غلبۂ اسلام کب ہوگا؟

اسلام خدا تعالیٰ کا وہ آخری دین ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل ہوا۔ اس کی ترقی۔ کامیابی اور غلبہ کی خواہش اپنے سینہ و دل میں رکھنا۔ اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا تمام سچے مسلمانوں کا فرض ہے۔ مگر جہاں یہ ایک نہایت مبارک خواہش ہے۔ اور اسے پورا کرنا انسان کو سعادتِ دارین کا مستحق بناتا ہے۔ وہاں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ دُنیا پر کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا۔ جبکہ کوئی متنفس دائرہ اسلام سے باہر نہ رہے۔ اور نہ غلبۂ اسلام کے لئے یہ شرط ہے۔ آخر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو محبوب اور کون ہوسکتا ہے۔ آپ اولینؐ و آخرینؐ کے سردار اور تمام انبیاء سے افضل و برتر ہیں۔ پھر آپ سے بڑھ کر مؤثر کلام کس کا ہوسکتا ہے۔ مگر آپ کے ذریعہ بھی ساری دُنیا نے اسلام قبول نہ کیا۔ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا تھا۔ کہ انا الماحی میں ماحی ہوں۔ اور اس کی تشریح یہ فرمائی۔ کہ والماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر یعنی جس کے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے ؛۔ پس باوجود اس کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماحی کفر و بدعت تھے۔ اور آپ کی بعثت کی غرض اسلام کو تمام مذاہب عالم پر غالب کرنا تھی۔ کئی مذاہب دُنیا میں موجود ہیں۔ مگر یہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ دلائل و براہین کے رُو سے فی الواقعہ اسلام غالب ثابت ہوچکا۔ اور دُنیا کا کوئی مذہب اپنی روحانی برکات میں اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

غرض اسلام کی کامیابی اور اس کے غلبہ کی خواہش نہایت مبارک ہے۔ مگر اس کے متعلق یہ نظریہ کہ کوئی ایک متنفس بھی دائرہ اسلام سے باہر نہ رہے۔ صحیح نہیں۔ مگر افسوس سے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض مسلمان اس غلط نظریہ کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب آپ نے اپنی آمد کا مقصد یہ بتایا تھا کہ اسلام دُنیا پر غالب آجائے گا۔ تو وہ غلبہ اسلام ابھی تک کیوں حاصل نہیں ہوا۔ حالانکہ نہ تو غلبۂ اسلام کا وہ مفہوم ہے جو معترض سمجھتے ہیں۔ اور نہ ابھی غلبہ اسلام کی وہ معیاد ختم ہوئی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمائی تھی ؛۔

یہ اعتراض جن لوگوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب پیش پیش ہیں۔ وہ کئی دفعہ اس اعتراض کو دہرا چکے ہیں۔ ۱۸۔ اپریل کے پرچہ اہلحدیث میں انہوں نے پھر اس اعتراض کو پیش کرتے ہوئے لکھا ہے ؛۔

"ذرا نظر اُٹھا کر دیکھئے۔ کہ دُنیا میں کفر و شرک اور عیسائیت کی ترقی کہاں تک ہے اور سچائی کس طرح مغلوب "

پھر دریافت کیا ہے۔ کہ اگر غلبۂ اسلام کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی درست تھی۔ تو کیا دوسرے مذاہب سب فنا ہوگئے اور اسلام ان سب پر غالب آگیا؟ گویا غلبۂ اسلام کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک یہ مفہوم ہے۔ کہ دوسرے سب مذاہب فنا ہوجائیں اور صرف اسلام باقی رہ جائے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر غلبۂ اسلام کا مفہوم یہی ہے۔ تو یہ غلبۂ اسلام کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا نبی تو دُنیا میں نہ کوئی پہلے ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ اور جو قوتِ قدسیہ آپ میں پائی جاتی تھی۔ وہ کسی اور نبی میں نہیں ہوسکتی۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس رنگ میں غلبہ اسلام آپ کے ذریعہ نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہا جائے کہ آپ نے یہ دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ کہ میرے ذریعہ اسلام دُنیا پر غالب آجائیگا۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کہلایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حق آیا۔ اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگا ہی کرتا ہے۔ پھر آپ کے متعلق قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علے الدین کلہ۔ یعنی خدا نے اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا ہے۔ تا آپ تمام ادیانِ باطلہ پر دینِ حق کو غالب کریں۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آپ کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ اسلام آپ کے ذریعہ دُنیا پر غالب آئیگا۔ مگر اسلام کو اس رنگ میں غلبہ نہیں ہوا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیش نظر ہے۔ کہ باقی سب مذاہب مٹ گئے ہوں اور صرف اسلام ہی رہ گیا ہو۔ پس جبکہ اس رنگ کا غلبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھی نہیں ہوا۔ تو اب کس طرح ہوسکتا ہے ؛۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حقیقی غلبہ وُہ ہوتا ہے۔ جو دلائل و براہین سے ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ کہ ضلالت کی بربادی دلائل سے ہوتی ہے اور صداقت کا احیاء بھی دلائل سے ہوتا ہے۔ یہ غلبہ یقیناً اسلام کو حاصل ہُوا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دلائل کے ذریعہ اسلام کو ایسا غالب ثابت کیا کہ باقی مذاہب کا میدان میں کھڑا رہنا مشکل ہوگیا اسلام کے غلبہ کا یہی کیا کم ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اگر تم میں ہمت ہے تو قرآن کی ایک سورت کی مثل ہی لے آو۔ مگر عرب و عجم سب عاجز رہ گئے۔

پس غلبہ وُہی ہے۔ جو دلائل و براہین کے رُو سے ہو۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یقیناً اسلام کو غالب کر دیا ہے کیونکہ فضیلت اسلام اور صداقتِ اسلام کے جو دلائل آپ نے پیش فرمائے ہیں وُہ ایسے بے نظیر۔ ایسے قاطع۔ اور ایسے زبردست ہیں۔ کہ شدید سے شدید دُشمن بھی ان کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اس طرح اپنے عمل سے غلبۂ اسلام کا اعتراف کر رہے ہیں ؛

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ذریعہ جہاں غلبۂ اسلام کی خبر دی تھی۔ وہاں اس کے لئے ایک میعاد بھی مقرر فرمائی تھی۔ اور وہ میعاد تین صدیاں ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "مسیح موعود کا زمانہ اُس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دُنیا میں پائے جائیں گے۔ غرض قرونِ ثلاثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے۔" (حاشیہ تریاق القلوب صفحہ ۱۴۷)

پھر فرماتے ہیں :۔ "میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ پورے طور پر ترقی اسلام کی میری زندگی میں ہوگی۔ یا میرے بعد۔ ہاں میں خیال کرتا ہوں کہ پوری ترقی دین کی کسی نبی کی حین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھلا دیا اور پھر بعد ان کے ترقیاں ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کے لئے اور ہر ایک اسود و احمر کے لئے مبعوث ہُوئے تھے۔ مگر آپ کی حیات میں احمر یعنی یورپ کی قوم کو تو کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ اور ایک بھی مسلمان نہ ہُوا۔ اور جو اسود تھے۔ ان میں سے صرف جزیرہ عرب میں اسلام پھیلا اور مکہ کی فتح کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ سو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میری نسبت بھی ایسا ہی ہوگا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے غلبہ اسلام کے لئے ایک میعاد مقرر فرمائی ہے۔ اور وہ میعاد صحابہ کا زمانہ۔ تابعین کا زمانہ اور تبع تابعین کا زمانہ ہے۔ اور منہاج نبوت کے لحاظ سے قرون ثلاثہ کا ہونا آپ نے ضروری قرار دیا ہے۔ اس کا ثبوت اس حوالہ سے بھی ملتا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے نہیں گزریگی کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا عیسائی اور کیا مسلمان سب بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی دین ہوگا اور ایک ہی مذہب۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا ہے۔ اب وہ بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور پھلیگا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ اسی طرح "الوصیت" میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ انبیاء صرف تخم ریزی کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور کامل غلبہ ان کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کے مظاہر کے ذریعہ ہوتا ہے اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ کہ کیا یہ میعاد گزر گئی ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود کے زمانہ پر ۳ صدیاں پوری

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں لفظ نبی کا استعمال

عذر خام

جناب مولوی محمد علی صاحب جب اپنی ان سابقہ تحریرات کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی لکھا ہے۔ تو ایسی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ جو قطعاً ان کی شان کے شایاں نہیں ہے مثلاً یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب بھی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں (جس کے وہ سلسلہ کی طرف سے ایڈیٹر تھے) حضرت اقدس کے مرتبہ کا ذکر کیا۔ ہمیشہ آپ کو نبی رسول پیغمبر، مدعی نبوت۔ مدعی رسالت نبی آخرالزمان بلکہ پیغمبر آخرالزمان لکھا۔ لیکن ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ اب جناب مولوی صاحب سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقام نبوت پر فائز نہ تھے۔ تو آپ حضور کی زندگی میں کیوں نہایت شد و مد سے آپ کو مدعی نبوت و رسالت قرار دیتے ہیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ "اگر میری یا کسی دوسرے احمدی کی کوئی تحریر بانی سلسلہ کے خلاف ہو۔ تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں۔" (ٹریکٹ "میری تحریروں میں لفظ نبی کا استعمال") اس طرح گویا مولوی صاحب یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انہوں نے بالعموم تو اپنی ساری تحریرات میں حضور کو محدث اور غیر نبی لکھا۔ لیکن اگر شاذ و نادر اتفاقیہ طور پر نبی اور رسول کے الفاظ کا استعمال ہو گیا ہو۔ تو اسے ان کے خلاف بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بیشک۔ اگر معاملہ اسی حد تک ہوتا۔ تو جناب مولوی صاحب معذور تھے اور اس صورت میں ان کے خلاف ان کی کسی ایسی سابقہ تحریر کو پیش کرنا مناسب نہ ہوتا۔ مگر افسوس کہ حقیقت بالکل اس کے الٹ ہے۔ مولوی صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں دو چار یا دس بیس جگہ نہیں۔ بلکہ سینکڑوں جگہ دوہرا دوہرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول لکھا۔ اور کسی ایک جگہ بھی کوئی ایسا لفظ نہیں لکھا۔ جو ان الفاظ کو حقیقت سے پھیرنے اور مجاز پر محمول کرنے والا ہو۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی سابقہ تحریریں پیش کریں

اگر جناب مولوی صاحب نے جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہے بالعموم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی اور محدث لکھا ہوتا۔ تو وہ ضرور اپنی ان تحریرات کو پیش کرتے۔ اور پبلک پر واضح کرتے کہ جماعت احمدیہ قادیان یونہی مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہے۔ میں تو ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی اور محدث لکھتا رہا ہوں چنانچہ یہ یہ حوالجات اس کی تائید میں پیش کرتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اگر مولوی صاحب اس طریق کو اختیار کرتے۔ تو یقیناً وہ حق بجانب ہوتے۔ مگر انہوں نے ایسا ہرگز نہیں کیا جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کو اپنی سابقہ تحریرات میں سے ایک حوالہ بھی ایسا نہیں مل سکتا۔ جسے وہ اس غرض کے لئے پیش کر سکیں۔

نہایت افسوسناک طریق عمل

ہاں انہوں نے اس غرض کے لئے نہایت افسوسناک طریق اختیار کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام (جو ۱۸۹۲ء کی لکھی ہوئی ہے) کی دو تحریریں جو ریویو جلد ۳ ۱۹۰۴ء میں بھی درج ہیں کے اقتباسات دیکر پبلک کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا وہ ۱۹۰۴ء کی تحریریں ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"میں کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ میں نے اگر لفظ نبی استعمال کیا ہے۔ تو اس کے معنی کی بھی وضاحت کر دی ہے جس معنی میں میں نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ جس ریویو سے لفظ نبی کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔ اس ریویو کی ابتدائی جلدوں میں مگر قادیانی حضرات کی مزعومہ منسوخی کی تاریخ ۱۹۰۱ء کے بہت بعد یہ لفظ موجود رہیں:-

"اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا۔ تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت اور استعداد نبی ہو جانے کی رکھتا تھا۔ اور اس قوت اور استعداد کے لحاظ سے محدث کا حمل نبی پر جائز ہے۔ یعنی کہہ سکتے ہیں کہ المحدث نبی" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱۷) "یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ رسول تو نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان ان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۱)

یہ دو حوالے نقل کرنے کے بعد جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"کیا ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ لفظ نبی اصطلاح شریعت میں نہیں۔ بلکہ لغوی معنی کے لحاظ سے استعمال کر رہا ہوں۔ اور باب نبوت کو مسدود سمجھتا ہوں، اس امت میں رسولوں اور نبیوں کے آنیکا قائل نہیں۔ بلکہ انکی مانند یا ان کے مثیل آنے کا قائل ہوں۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۲)

اب ہر شخص جو مولوی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ پڑھے گا۔ وہ خیال کرے گا۔ کہ مولوی صاحب ۱۹۰۴ء میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور نبی لکھتے رہے ہیں۔ لیکن جب اسے معلوم ہوگا۔ کہ پہلا حوالہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۳۸ کا ہے۔ اور دوسرا صفحہ ۲۲۴ کا اور یہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تصنیف نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ہے۔ اور اس زمانہ کی ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام اپنے آپ کو نبی کی عام معروف تعریف کے مطابق محدث اور غیر نبی کہا کرتے تھے۔ جناب مولوی صاحب اگر ذرا بھی احتیاط سے کام لیتے تو انہیں صاف الفاظ میں یہ بیان کرنا چاہیئے۔ کہ یہ الفاظ میرے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں۔ اور ۱۹۰۴ء میں نہیں لکھے گئے۔ بلکہ ۱۸۹۲ء میں لکھے گئے ہیں۔ اور آئینہ کمالات اسلام کے صفحات ۲۳۸ و ۲۲۴ پر موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ جناب مولوی صاحب نے تھوڑی سی دیر کے لئے مغالطہ میں ڈالنے کے لئے ایسا طریق عمل اختیار کیا۔ جو نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اگر انکو اپنی کوئی تحریر عرصہ زیر بحث میں نہیں مل سکتی تھی۔ تو انہیں صاف اقرار کر لینا چاہیئے تھا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں غلطی کرتا رہا ہوں۔ اور اب مجھ پر حقیقت کھل گئی ہے۔ کہ حضور نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔ مگر اس کی بجائے انہوں نے وہ صورت اختیار کی۔ جو قطعاً مناسب نہیں۔

دراصل جناب مولوی صاحب نہ تو اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نہ اصل حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے نئے مسلک کو صحیح قرار دینے کے لئے وہ طریق اختیار کر رہے ہیں۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی حرف آتا ہے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق بھی کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ کیا یہ امید کی جائے۔ کہ اس ٹریکٹ کی آئندہ اشاعت میں مولوی صاحب ان الفاظ کے دوبارہ لکھنے سے اجتناب کریں گے۔

منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی محمد علی صاحب کیا سمجھتے تھے

دوسری دلیل جناب مولوی صاحب نے اپنے نئے مسلک کی تائید میں پیش کی ہے کہ "میری اخبار و رسائل تحریروں سے میرے کسی مضمون سے یہ نکال کر دکھائیں۔ کہ میں نے کبھی غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا ہو۔ لیکن وہ آج تک کوئی ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکے۔ اور انشاء اللہ قیامت تک نہیں کر سکیں گے۔"

جواباً عرض ہے کہ اس مطالبہ میں بھی جناب مولوی صاحب نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ شروع اختلاف سے ہی متعدد حوالجات ان کے اپنے قلم کے پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ اب پھر مولوی صاحب کی سابقہ تحریرات میں سے چند ایسے فقرات بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے اس بات کا بآسانی اندازہ اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں کیا عقیدہ رکھتے تھے۔

"(۱) پس ہمارا آخری جواب اس سوال کا کہ آیا ہم سچا ایمان رکھتے ہیں یہ ہے۔ کہ ہم اس وقت ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں جبکہ ہم ان نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوں۔ اگر یہ نہیں۔ تو پھر ہمارا ایمان ہمارے موہنہ کی بات ہے جو محض لاف ہی لاف ہے۔ اور جس کی اصلیت کچھ نہیں" (ریویو جلد ۳ ص ۳۰۹)

(۲) "افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہو کر انہی اعتراضوں کو دوہراتے ہیں۔ جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اندھے ہو کر ان اعتراضوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور دہرا رہے ہیں۔ جو یہودی حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر کرتے تھے۔ سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے۔ کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا۔ وہ گویا سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے"

(ریویو جلد ۵ ص ۳۱۸)

(۳) The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism.

(دیکھو رسالہ احمدؐ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۶ء)

یعنی سلسلہ احمدیہ اسلام کے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے۔ جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ ہے۔ اب اگر جناب مولوی صاحب کے نزدیک یہودی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر نہیں بنتے۔ تو بیشک مسلمان بھی ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود کے انکار سے کافر نہیں بنیں گے۔ لیکن جناب مولوی صاحب تو فرما چکے ہیں۔ کہ اگر ہم اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے۔ تو "پھر ہمارا ایمان ہمارے مونہ کی ایک بات ہے۔ جو محض لاف ہی ہے۔ اور جس کی اصلیت کچھ نہیں" نیز "سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے۔ کہ جو اعتراض اس پر کیا جائیگا۔ وہ گویا سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے۔ وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے" (حوالہ مذکور)

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جناب مولوی صاحب غیر احمدیوں کو کافر قرار دیتے تھے۔ اگر نہیں تو کیا اب وہ ان تحریرات کو ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اور یہ لکھنے پر آمادہ ہیں کہ آجکل بھی غیر احمدیوں کی نسبت میرا یہی مذہب ہے۔ دیدہ باید۔

۱۹۱۴ء کی تحریر کی حقیقت

تیسری دلیل جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ دی ہے۔ "یہ ۱۹۰۶ء کے حوالے ہیں (جن کی اصلیت اوپر ظاہر کی جا چکی ہے۔ کہ وہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۳ء کے ہیں۔ ناقل) پھر ۱۹۱۴ء میں جب اشتباہ پیدا ہونے کا موقعہ دیکھا۔ تو پھر میں نے ریویو میں ایک مضمون پر جس کا عنوان تھا "احمد ایز اے پرافٹ" اور جو میرا لکھا ہوا نہ تھا۔ یہ نوٹ لکھا۔

"لفظ پرافٹ (نبی) یہاں اصطلاح شریعت میں استعمال نہیں ہوا۔ کیونکہ اس لحاظ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم آخری نبی ہیں۔ بلکہ اس کو یہاں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنے والے کے وسیع معنے میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ نعمت ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں سب سچے مسلمانوں کو دیا ہے (لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا) اور یہی وہ نعمت ہے۔ جو ایک ممتاز رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو عطا کی گئی"

اس حوالہ کے متعلق عرض ہے۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے اوپر کے عنوان کے ماتحت ایک سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ اور یہ اس کا دوسرا نمبر تھا پہلے نمبر پر تو مولوی محمد علی صاحب نے کوئی نوٹ نہ لکھا۔ البتہ دوسرے نمبر پر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہٗ سخت بیمار تھے۔ اور آپ اسی بیماری میں دو یا تین ہفتے کے اندر وفات پا گئے اور یہ وہ ایام ہیں۔ جب کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی علیحدہ ہونے کے لئے پوری تیاری کر چکی تھی۔ اور اپنے نئے مذہب کی بنیاد خفیہ طور پر قائم کر لی گئی تھی۔ لہٰذا جب زیر بحث مضمون کا آخری پروف مولوی صاحب موصوف کے پاس (ان کے بحیثیت ایڈیٹر ذمہ وار ہونے کی وجہ سے) حسب معمول پہونچا تو اس کے عنوان کے لفظ پرافٹ پر انہوں نے وہ نوٹ لکھا۔ جو اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

اس کا مفصل اور نہایت ہی لطیف جواب حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طرف سے الفضل جلد ۲ نمبر ۹۹ میں شائع ہو چکا ہے۔ اور "رسالہ تبدیلی عقیدہ مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین" مصنفہ استاذی المکرم حضرت مولنٰنا محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے آخر میں بھی اس مضمون کو درج کیا گیا ہے۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اس مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ضرور پڑھیں۔ (باقی)

خاکسار

عبدالقادر مبلغ سلسلہ احمدیہ

ضرورت

(۱) دو صد مزدوروں کی ضرورت ہے۔ جن کو معقول مزدوری ملے گی۔ ایسے احباب جو اپنے کام میں محنتی ہوں اور خواہشمند ہوں۔ جلد تر نظارت امور عامہ میں آکر کوائف معلوم کریں۔ اور اپنا نام لکھوا دیں۔ یاد رہے کہ انہیں کئی قسم کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

(۲) ایسے میٹرک پاس نوجوان جو بطور سپلائی کلرک بھرتی ہونا چاہیں۔ خواہ میٹرک کسی ڈویژن پاس ہوں۔ ۱۰ مئی سے پیشتر نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔ دفتر سے مفصل کوائف مہیا کئے جائیں گے۔ اور ملازمت کے لئے کوشش کی جائے گی۔

ناظر امور عامہ قادیان

(۳) ڈاکٹر محمد زبیر صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ بھوالی کو اپنی بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ معاوضہ دس روپیہ ماہوار اور کھانا ہو گا۔ خواہشمند جلد درخواست کریں۔ یو۔ پی کے معلم کو ترجیح دی جائے گی۔

(۴) تعلیم الاسلام مڈل سکول کاٹھ گڑھ میں ایک ایس۔ وی ٹیچر اور ایک جے۔ وی ٹیچر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب مولوی فاضل سیکرٹری انتظامیہ کمیٹی کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کو درخواست بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

تشخیص بجٹ سال ۴۲-۱۹۴۱ء
کے متعلق ضروری اعلان

دفتر ہذا کی طرف سے سب مقامی جماعتوں کو فارم تشخیص آمد بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جن جماعتوں کو یہ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا لیں۔ عہدہ داران متعلقہ کا فرض ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کا بجٹ جلدی تشخیص کر کے اور اس میں ہر ایک دوست کا ذمگی بقایا سابقہ تا ۳۰ اپریل شامل کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ جو جماعتیں بقایا سابقہ کے خانہ میں اپنی جماعت کا ذمگی بقایا سابقہ تا ۳۰ اپریل شامل نہ کریں گی ان جماعتوں کے بجٹوں میں مجبوراً دفتر ہذا کے ریکارڈ کے مطابق بقایا شامل کر دیا جائیگا۔

(۲) اس اعلان کے ذریعہ انسپکٹر صاحبان بیت المال کو بھی تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ جس جماعت میں جائیں۔ اس جماعت کا بجٹ ضرور تشخیص کروا کر بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

تاریخ احمدیت کا ایک زریں ورق

جب سے دنیا کا قیام معرض وجود میں آیا ہے۔ کئی ایک قومیں مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں برباد ہوتی رہیں۔ ان میں سے بعض نے حیرت انگیز ترقیات حاصل کیں دنیا میں وسیع غلبہ حاصل کیا۔ اور انتہائی عروج پایا۔ ان میں سے اکثر کے حالات اور وہ کارہائے نمایاں جو انہوں نے اس ترقی کے حصول کے لئے کئے۔ باوجود ہزاروں سال گذرنے کے آج بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ گو ابتداءً انسان اس قدر ترقی یافتہ نہ تھا بلکہ اس کو قطعاً یہ معلوم نہ تھا۔ کہ اس کے بعد اور بھی لوگ ایک لمبے عرصے تک آتے رہیں گے۔ جو ان کے واقعات اور حالات سے دلچسپی رکھیں گے اور ان واقعات کے معلوم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں گے۔ اس لئے انہوں نے ان حالات کے محفوظ کرنے کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ مگر اس کے برعکس آج جبکہ دنیا ہر لحاظ سے اپنی انتہائی ترقی پر ہے جو گذشتہ واقعات اور حالات اور تجربات کی بنا پر حاصل ہوئی ہے۔ اس قسم کی غلطی کا اعادہ ناممکن ہے۔ وہ غلطی جو اسلاف کے ہاتھوں سرزد ہوئی آج اگر تاریخ کو مرتب کرنے کا خاص اہتمام نہ بھی کیا جائے۔ تو بھی موجودہ زمانہ کی تاریخ کا اکثر حصہ خودبخود ان لاتعداد کتابوں رسالوں اور اخباروں کے ذریعے مرتب ہو رہا ہے۔ جو ہر روز شائع ہو رہی ہیں۔ اور گذشتہ کے خلاف اب اس تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ جس طرح کہ تاریخ پارینہ کی ترتیب کے لئے مورخین کو پہاڑوں کی غاروں میں نہایت بلند چوٹیوں پر میدانوں میں اور وادیوں میں ریت کے ٹیلوں اور صحراؤں میں سرگردان اور پریشان ہونا پڑا۔ تا وہ نقوش بھی تلاش کئے جائیں جن سے گذشتہ واقعات اور انسانی تمدن کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جا سکیں۔ مگر جب سے دنیا نے موجودہ ترقی کو حاصل کیا ہے۔ جب سے اس کی مکمل تاریخ پوری تفصیل کے ساتھ محفوظ چلی آرہی ہے۔ معمولی سے معمولی واقعات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

کسی قوم کی تاریخ کو ہمیشہ تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ابتدائی واقعات کس طرح اس نے ترقی حاصل کی پھر اس کا انتہائی عروج اور بالآخر اس کے زوال کے تمام حالات کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ مگر ان میں سے سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ پہلے حصے کی تدوین ہوتی ہے۔ چونکہ ابتدائی چھوٹے چھوٹے حالات پر ہی کسی قوم کی آئندہ ترقی کا انحصار ہوتا ہے۔ اور اس زمانہ کی بظاہر بالکل معمولی نقل و حرکت آئندہ کے عظیم الشان واقعات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ مثلاً تاریخ اسلام کو ہی دیکھ لیجئے۔ ابتدا کے بظاہر کس قدر معمولی واقعات کو بھی تاریخ نے اپنے اوراق میں جذب کیا۔ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انفرادی اور روزمرہ کے واقعات کو کس تفصیل کے ساتھ محفوظ کیا گیا۔ چنانچہ آج احمدیت جس کی ابتدا ہر چشم مخالف کی نظر میں نہایت حقیر تھی کمال سرعت کے ساتھ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ مگر ترقی کے ابتدائی مراحل کا معمولی سے معمولی واقعہ جو آئندہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا خودبخود محفوظ چلا جا رہا ہے۔ درمیانی واقعات کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ مگر ابتدائی واقعات جوان کے لئے بطور سنگ بنیاد کام دیتے ہیں بالضرور محفوظ کئے جاتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ کا وعدہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" ہمارا ایمان ہے۔ بالضرور پورا ہو گا بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ اور فرمانروایان ممالک خدمت احمدیت کے لئے اپنی حکومتوں کو اس کے پاؤں پر رکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی خواہش کریں گے مگر تاریخ ان کو اس قدر اچھے الفاظ میں یاد نہ کرے گی۔ جس قدر کہ آج جبکہ جماعت مالی مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ اور مخلصین سلسلہ اپنی قلیل آمدنیوں کا بیشتر حصہ خدمت سلسلہ کے لئے پیش کرتے ہیں اپنے نفوس پر ہر قسم کی تنگی وارد کر لیتے ہیں۔ مگر احمدیت کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی میں کمال راحت اور لطف اٹھاتے ہیں۔ یقیناً ان کا یہ ایثار ان کی یہ عظیم الشان قربانیاں رہتی دنیا تک زریں الفاظ میں محفوظ رہیں گی۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے قابل صد رشک نمونہ پیش کریں گی۔ آئندہ آنے والے بھی خدمت سلسلہ کے لئے قربانیاں کریں گے۔ مگر اس بات پر افسوس کریں گے کہ کاش وہ بھی آج ہمارے زمانہ میں ہوتے۔ آج کا معمولی واقعہ یقیناً آئندہ کے لئے ایک عظیم الشان واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج تاریخ احمدیت کے اوراق ایک ایک فرد جماعت کی تاریخ محفوظ کرنے کے لئے کھلے ہیں۔ لوگ ہمارے واقعات کو پڑھیں گے۔ مگر ہماری حقیر قربانیوں کا ان پر اس قدر اثر ہو گا۔ کہ وہ ہماری روحوں پر درود وسلام بھیجنے پر مجبور ہوں گی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے کو اس مقام پر کھڑا کرنے کے قابل بنائیں۔ کہ شاید ہی آئندہ کبھی کسی کو ایسا موقعہ میسر آئے۔

آج جماعت میں جو مالی تحریکات ہوتی ہیں مخلصین ان میں حصہ لیتے ہیں۔ مگر حقیر سی رقم جو ان کی استطاعت سے یقیناً بہت بڑھ کر ہوتی ہے ادا کرنے سے السابقون الاولون کی فہرست میں ان کا اندراج ہوتا ہے۔ الٰہی فرمودہ کے مطابق پانچ ہزار کی فوج میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے۔ دیتا ہے یقیناً ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ آج ابر رحمت خداوندی خدا تعالےٰ کے فضل سے انتہائی زور سے برس رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس سے سیراب ہوں۔ نہ صرف خود سیراب ہوں بلکہ اپنے بعد کے آنے والوں کے لئے اس آب حیات سے حصہ وافر حاصل کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئی بار فرما چکے ہیں۔ کوئی وقتی تحریک نہیں بلکہ احمدیت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ خدمت سلسلہ کے لئے قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ پس یہ یقینی ہے۔ کہ جس طرح احمدیت اپنی موعودہ ترقی کے وقت عالمگیر غلبہ حاصل کرے گی۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ بھی جہانگیر وسعت حاصل کرے گی۔ اور اس عظیم الشان وسعت حاصل کرنے والی تنظیم کی بنیادیں آج خدا تعالےٰ کی توفیق سے ہمارے خوش قسمت ہاتھوں سے رکھی جا رہی ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگر ہم اس کام میں پورے طور پر کامیاب ہو سکے تو یقیناً تاریخ ہمیں کبھی فراموش نہ کرے گی اور ہم باوجود اپنی ہزاروں نالائقیوں اور کمزوریوں کے آئندہ آنے والوں کی نگاہوں میں عزت اور قدر کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔ یہ سعادت ہمارے کسی زور بازو کا نتیجہ نہیں بلکہ خدائے بخشندہ کا فضل محض ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس زریں موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور خدام الاحمدیہ کے استحکام کے لئے خدا تعالےٰ کی زیادہ سے زیادہ توفیق حاصل کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے مرکز کی استحکام کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کر چکی ہے۔ یہ عمارت خدام الاحمدیہ کی آئندہ ترقی کیلئے سنگ بنیاد کا کام دیگی۔ یہ عمارت گو مختصر ہو گی مگر یہ آئندہ کے لئے تاریخی لحاظ سے ایک عظیم الشان حیثیت رکھیگی چونکہ عظیم الشان اور بلند عمارت کی عظمت توجہ دلاتی ہے۔ اس سنگ بنیاد کی طرف جس نے اس عمارت کو اپنے سینے پر اٹھایا ہوتا ہے اور ہمیشہ زندہ اور تازہ رکھتی ہے ان مخلصین کی یاد کو جو اس بنیاد کے استحکام میں حصہ لیتے ہیں اسی

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر

(گذشتہ سے پیوستہ)

مندرجہ ذیل عہدہ داران کو تاریخ اعلان سے ۳۰ راپریل ۱۹۴۴ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ذائقض کا چارج معہ مکمل ریکارڈ جو ان کی تحویل میں ہے۔ نئے منظور شدہ عہدہ داروں کو دیدیں۔ (فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۱۱ - بھینی شرقپور

جنرل سیکرٹری } محمد عاشق صاحب
سکرٹری مال }
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبد المجید صاحب
〃 تبلیغ — شیخ محمد انور صاحب
〃 امور عامہ — مولوی عبد المجید صاحب

۱۲ - بمبئی

سکرٹری مال — مولوی ظفر اسلام صاحب
〃 تبلیغ — شیخ نواب الدین صاحب
〃 تعلیم و تربیت — ڈاکٹر عطر الدین صاحب
〃 امور عامہ — چوہدری غلام احمد صاحب اعوان
〃 وصایا — ڈاکٹر عطر الدین صاحب
تحریک جدید — شیخ محمد شفیع صاحب
مال تحریک جدید — مولوی ظفر اسلام صاحب
امین — سید ارتضیٰ علی صاحب
آڈیٹر — شیخ یوسف علی صاحب عرفانی

۱۳ - بھڈیا ضلع گجرات

پریذیڈنٹ }
امین }
سکرٹری تعلیم و تربیت } مولوی علم الدین صاحب
〃 تبلیغ }
سکرٹری مال } میاں نور الدین صاحب
محاسب }

۱۴ - کرٹیانوالہ (گجرات)

پریذیڈنٹ } شیخ محمد بخش صاحب
امین }
سکرٹری مال } ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب
〃 تعلیم و تربیت }
سکرٹری تبلیغ — مولوی برکت علی صاحب
〃 امور عامہ — راجہ فقیر محمد صاحب

۱۵ - نسووالی (گجرات)

پریذیڈنٹ — چوہدری سردار خان صاحب
سکرٹری مال 〃 — بہاول بخش صاحب
امین — میاں محمد حسین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں رکن الدین صاحب
سکرٹری امور عامہ — چوہدری شیر محمد صاحب

۱۶ - کلکتہ

سکرٹری امور عامہ } میاں دوست محمد صاحب شمس
امور خارجہ }

۱۷ - کریم پور (جالندھر)

سکرٹری مال — میاں عبد الرحمٰن صاحب
〃 تبلیغ — محمد عیسےٰ صاحب
〃 تعلیم و تربیت — سلیمان صاحب
〃 امور عامہ — چوہدری عبد العزیز صاحب
〃 ضیافت — اللہ بخش صاحب
ممبران پنچائت — چوہدری عبد العزیز صاحب
محمد الدین صاحب۔ ماسٹر جلال الدین صاحب

۱۸ - منڈی بہاؤالدین (گجرات)

پریذیڈنٹ — شیخ عیروز الدین صاحب عرائض نویس
سکرٹری تعلیم و تربیت 〃 〃 〃
امین 〃 〃 〃
سکرٹری مال — مولوی غلام رسول صاحب
〃 وصایا 〃 〃 〃
〃 تبلیغ — شیخ منور حسین صاحب وکیل
محاسب 〃 〃 〃

۱۹ - ٹھٹھہ غلام نبی

پریذیڈنٹ — چوہدری عبید اللہ صاحب
جنرل سکرٹری — میاں فضل کریم صاحب
سکرٹری مال — چوہدری عبد الرشید صاحب
〃 تعلیم و تربیت — محمد اسماعیل صاحب
〃 تبلیغ — عبد العزیز خانصاحب
〃 امور عامہ 〃 〃 〃

۲۰ - دولت پور پٹھانکوٹ

پریذیڈنٹ — چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج پٹھانکوٹ
سکرٹری تبلیغ — قاضی عبد الحمید صاحب
〃 مال
〃 تحریک جدید — چوہدری نذیر احمد صاحب دولت پور

۲۱ - سرینگر

پریذیڈنٹ — خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل
〃 تعلیم و تربیت — خواجہ غلام نبی صاحب گلکار
〃 مال — قریشی محمد امین صاحب
آڈیٹر — مولوی عبد الواحد صاحب مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح
محاسب 〃 〃 〃

۲۲ - بہادو گھر (ڈنگال)

پریذیڈنٹ — منشی عبد الغنی صاحب
سکرٹری — رکن الدین صاحب بھجوایاں

(باقی)

ہم عنقریب ان احباب کی خدمت میں جنکا چندہ ۲۰ رمئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔پی ارسال کر رہے ہیں۔ جن احباب نے چندہ ادا فرما دیا ہے۔ یا ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ وعدہ کرنے والے دوستوں سے گذارش ہے۔ کہ وہ حسب وعدہ چندہ ادا فرماویں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست کئی وعدوں کے باوجود انکے ایفاء میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ باقی تمام دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں جبکہ مالی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔ احباب کو پورے تعاون سے کام لینا چاہیئے۔ پس ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی۔پی واپس کرکے دفتر کو مالی نقصان پہنچانے کا موجب ہو۔

"منیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ مئی۔ کل رات برطانیہ پر جرمنی نے جو ہوائی حملے کئے ان میں جرمنی کے جہازوں کا اتنا زیادہ نقصان ہوا۔ کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے اتنا نقصان کسی ایک رات میں نہیں ہوا۔ ہوائی وزارت نے بیان کیا ہے۔ کہ جرمنی کے ۳۳ جہازوں کا تو صفایا کر دیا گیا اور بہت سے جہازوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ان میں سے ۲۲ جہازوں کو برطانیہ کے شکاری جہازوں نے مار گرایا۔ مئی کی پہلی سات راتوں میں جرمنی کے ۷۵ جہاز برباد ہوئے ہیں اس سے پہلے مہینہ یعنی اپریل میں جرمنی کے ۸۷ ہوائی جہاز ضائع ہوئے تھے۔

لنڈن ۸ مئی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ دشمن کے جہازوں نے کل رات برطانیہ پر دور دور تک حملے کئے۔ ہمبرگ پر شمال مغربی شہروں اور برٹش چینل پر حملوں کا بہت زور رہا اور کافی نقصان پہنچا۔ جانی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے

لنڈن ۸ مئی۔ برطانیہ کے جہازوں نے کل بریسٹ کی بندرگاہ پر بڑے زور کا حملہ کیا اور اس کی گودیوں میں کھڑے ہوئے جہازوں پر بم برسائے جرمنوں نے تسلیم کیا ہے کہ جرمنی کے شمال مغربی شہروں پر برطانیہ نے بڑے زور کا حملہ کیا ہے

لنڈن ۸ مئی نیویارک میں کل آزادی پسندوں کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جس کے اختتام پر پریذیڈنٹ روزویلٹ کو تار دیا گیا کہ لڑائی کا سامان برطانیہ اور امریکہ کو بھیجا جا رہا ہے اس کو سلامتی کے ساتھ پہنچانے کا بھی انتظام کیا جائے اور اگر جنگی جہازوں کے ساتھ بھیجے جائیں تو یہ اور بھی اچھا ہے۔ مسٹر وینڈل ولکی نے بھی اس جلسہ میں تقریر کی۔ جس میں کہا کہ اگر ہم یہ انتظام کر لیں کہ جنگی سامان حفاظت سے برطانیہ پہنچ جائے تو برطانیہ یہ لڑائی جیت جائے گا۔

لنڈن ۸ مئی۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم نے اس بات پر یقین کا اظہار کیا ہے کہ برطانیہ یہ لڑائی ضرور جیت جائے گا۔ آج کل جنوبی افریقہ کے لوگوں کو لڑائی کے حالات سے باخبر رکھنے کے لئے ایک ریل گاڑی کے ذریعہ ملک بھر کا دورہ کیا جا رہا ہے۔ کل جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم نے ایک مقام پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں بہت جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب امریکہ بھی اس لڑائی میں شامل ہو جائے گا اور پھر برطانیہ کی کامیابی بالکل یقینی ہو جائے گی۔

لنڈن ۸ مئی۔ مسٹر چرچل نے امریکہ کے تاجران کتب کی ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ان کو ایک پیغام بھجوایا ہے جس میں کہا ہے کہ آج بہت سی قوموں سے تقریر و تحریر کی آزادی چھین لی گئی ہے مگر انگریزوں سے اس آزادی کو چھیننا آسان کام نہیں مسٹر چرچل کا یہ پیغام لارڈ ہیلی فیکس نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد کرنل ناکس نے تقریر کی جس میں کہا کہ امریکہ اپنے سارے سازوسامان سے برطانیہ کی امداد کر رہا ہے۔ "نیویارک ٹائمز" اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ عنقریب یونائیٹڈ سٹیٹس میں لڑائی کا سامان اور زیادہ تیزی سے تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ برطانیہ کی ہمت پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے اور مسٹر چرچل نے بھی جنگ جیتنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ عراق کے ایک سابق وزیر اعظم نے عراق کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گو عراق نے لڑائی کا آغاز کر کے ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے تاہم یہ حالت جلد سدھر جائے گی ہر سچا محب وطن جانتا ہے کہ اس وقت عراق میں جو بربادی کی تحریک جاری ہے اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عراق ان ملکوں میں شامل ہو جائے جو اپنی آزادی کو کھو چکے ہیں۔ مصر کے اخبارات بھی رشید علی اور ان کے ساتھیوں کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ المقطم لکھتا ہے کہ ساری عرب دنیا میں اس بات پر ناراضگی ظاہر کی جا رہی ہے کہ رشید علی اور اس کے ساتھیوں نے جرمنی اور اٹلی کی شہہ پر اپنے ملک کو قربان کر دیا۔ "الاہرام" نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

شملہ ۸ مئی۔ شملہ کے فوجی ماہرین اس رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر عراق کی صورت حالات بگڑ گئی تو ہندوستان پر اس کا اثر ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ اگر دشمن عراق میں پہنچ گیا تو وہ ایران کی طرف آسانی سے بڑھ سکتا ہے اور اس کے ہوائی اڈوں کو استعمال کر سکتا ہے اور ایران سے بلوچستان آنا تو اس کے لئے کوئی مشکل ہی نہیں رہتا۔ رشید علی اور اس کے ساتھیوں کی سازش کا مقصد یہ تھا کہ برطانی فوجیں بصرہ میں نہ اتریں مگر انگریزوں نے دانائی کی جو بصرہ میں اپنی فوجیں اتار دیں فوجی ماہرین اس بات پر بھی زور دے رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ وہ عراق پر قبضہ کرے۔ بلکہ برطانیہ کا فائدہ تو اسی میں ہے کہ اس کی جو فوجیں عراق میں ہیں انہیں وہ کسی اور جگہ کام پر بھیج دے۔ برطانیہ صرف یہ چاہتا ہے کہ معاہدہ کے مطابق عراق اپنے راستے اس کے لئے کھلے رکھے۔

لاہور ۷ مئی۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل کی ایک میٹنگ ۵ مئی کو نواب سر محمد شاہ نواز خان آف ممدوٹ کی کوٹھی میں بصدارت شیخ صدیق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوئی جس میں لیگ کی سستی کو سرگرمی میں تبدیل کرنے اور پنجاب کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ کارکنان کی سیاسی رنگ میں ٹریننگ کے لئے لاہور میں ایک مرکز کھولا جائے۔ اس غرض کے لئے ۱۶۶۰ روپیہ کی رقم بھی جمع کی گئی آئندہ سال کے لئے نواب صاحب آف ممدوٹ اور خان بہادر میاں عبدالغنی صاحب کو پراونشل مسلم لیگ کا صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ حکومت برطانیہ نے اپنی فوج متعینہ عراق کو حکم دیا ہے کہ اگر اسے جوابی کارروائی ہوتی پڑے تو شہریوں اور ان کی جائدادوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے اسی طرح مذہبی مقامات سے دور رہے۔

کلکتہ ۸ مئی۔ ہوائی حملوں سے بچنے کی تدابیر سکھانے کے لئے کلکتہ میں اگلے مہینے ایک سنٹرل ٹریننگ سکول کھولا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۸ مئی۔ ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے ایک بیان میں مسٹر جناح کے اس الزام کو غلط قرار دیا ہے۔ کہ یہ کانفرنس کانگرس کے اشارہ پر ہوئی تھی۔

لنڈن ۸ مئی۔ انگریزی جہازوں نے آج ریمن پر چھاپا مارا اور جرمنی کے کئی مال گوداموں اور صنعتی کارخانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ ہالینڈ کے کنارہ کے پاس دشمن کے جہازوں اور تیل کے کارخانوں پر بھی ہمارے بمباروں نے حملے کئے۔

پشاور ۸ مئی۔ مہمند قبیلہ والوں نے رشید علی کو تار دیا ہے کہ تم نے اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا ہے اپنے اس رویہ کو ترک کرو اور برطانیہ سے دوستانہ تعلقات پیدا کرو۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی